بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

جلد ۸

نمبر ۱۴

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ جولائی ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ — ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

نوکر رکھنا نمبر ۳	۳-۴	(عبد الرحیم شبلی)
میں اور آج	۵-۹	اہلیہ بابو محمد فاضل صاحب فیروزپور
مجرّب نسخے	صہ ۹	محترمہ لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڑھ
بابا گورو نانک دیو جی	۱۰-۱۱	(سجاد سیالکوٹی)
رپورٹ لجنہ سیالکوٹ	۱۲-۱۵	(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ)
عورت مرد کے تعلقات پر مباحثہ	۱۶-۱۷	
شذرات	۱۸-۱۹	

یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

۲ر جولائی بروز دوشنبہ مبارک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند اکبر صاحبزادہ حافظ مولوی فاضل مرزا ناصر احمدؐ صاحب بی۔اے کا نکاح حضرت نواب محمدؐ علی صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی صاحبزادی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ سے۔ اور حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمدؐ صاحب کے فرزند اکبر صاحبزادہ مرزا منصور احمدؐ صاحب کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی محترمہ سیّدہ ناصرہ بیگم صاحبہ سے ایک ایک ہزار مہر پر خود حضور نے بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں اعلان فرمایا۔ خدا تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک بنائے۔ آخر جولائی رخصتی کی مبارک تقریب ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیرا یہ سب کرم ہے۔ تو رحمتِ اتم ہے
کیونکر ہو حمد تیری کب طاقتِ قلم ہے
تیرا ہوں میں ہمیشہ جبتک کہ دم میں دم ہے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں۔ یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

کیونکر ہو شکر تیرا۔ تیرا ہے جو ہے میرا
تُونے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
جب تیرا نور آیا۔ جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مُبارک سُبحان من یرانی

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دینِ و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مُبارک سُبحان من یرانی

سب کام تو بنائے۔ لڑکے بھی تجھ سے پائے
سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے
تُونے ہی میرے جانی خوشیوں کے دن دکھائے
یہ روز کر مُبارک سُبحان من یرانی

اہلِ وقار ہوویں۔ فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں۔ مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں۔ اِک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مُبارک سُبحان من یرانی

مبارک ہو۔ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ ادیب عالم کے امتحان میں کامیاب ہو گئی ہیں۔!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۵ ر جولائی ۱۹۳۴ء

نوکر رکھنا

نمبر ۱

گذشتہ سے پیوستہ

میں نے لکھا تھا کہ نوکر کو حقیر خیال نہیں کرنا چاہیئے
بعض لوگ اپنے نوکر سے اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا بھی موجبِ ہتک خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کو ماہر فن بنانے کیلئے ضروری ہے کہ اس سے رابطہ و اتحاد پیدا کیا جائے۔ اور اس سے گاہے بگاہے اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کر لی جائیں۔ اس طرح وہ محسوس کریگا کہ آقا میرا خیر خواہ رفیق ہے اور مجھے اُس کا کام باحسن طریق سر انجام دینا چاہیئے۔

اپنے گھر یا دفتر وغیرہ کے متعلق بھی اس سے مشورہ لے لینے کا کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ بعض اوقات کھوٹا پیسہ بھی کام دے جاتا ہے۔ مشہور ہے کہ ایک شخص کا گدھا کھویا گیا۔ گاؤں کے سارے لوگوں نے اس کی تلاش کی مگر وہ نہ ملا۔ آخر لال بجھکڑ کو بلایا گیا۔ اس نے جھٹ ڈھونڈ نکالا۔ پوچھا گیا تم نے کیسے تلاش کر لیا۔ کہا میں نے فرض کر لیا تھا کہ میں گدھا ہوں اور میں اگر گدھا ہوتا تو کہاں جاتا۔ سو میں وہاں چلا گیا۔ عین اُسی جگہ تمہارا یہ گدھا مجھے مل گیا۔

سو بسا اوقات بیوقوف بھی اپنی بیوقوفی میں بڑے بڑے کام کر جاتے ہیں۔ پس کوئی حرج نہیں اگر ہم نوکر کے ساتھ اِدھر اُدھر کی باتیں کر لیں اور اس سے اپنے کاموں کے متعلق مشورہ بھی لے لیں۔ فارغ اوقات میں دو چار منٹ ہی اس کے ساتھ باتیں کر لینی یا سنجیدگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے خوش طبعی کرنا بعض اوقات بڑے مفید نتائج پیدا کرتی ہے۔ اور نوکر کو زیادہ نمک حلال اور وفادار بنا دیتی ہیں۔ یونہی اس کی کارگاہ میں چلے گئے اور اس سے دنیا جہان کے متعلق یا موسم کے متعلق یا اس کی شادی کے متعلق باتیں کر لیں۔ یا معمولی سی خوش طبعی کی کوئی اور بات جس سے وقار میں بھی فرق نہ آئے۔ بعض صاحب میں نے دیکھے ہیں دُور سے ہی آوازیں دیں گے اور کبھی اس کی کارگاہ میں جانا تو الگ رہا اس سے سیدھے منہ بات کرنا بھی ہتک خیال کرتے ہیں۔ ایسی رُوح سے ذاتی تعلق پیدا نہیں ہوتا اور وہ آپ کی خیر خواہی ہرگز نہیں کرے گا۔

نوکر کی بہتری و بہبودی کا ہر وقت خیال رکھو۔ اُسکی تکلیف اپنی تکلیف سمجھنی چاہیئے۔ بیماری کے وقت اُس کی خبر گیری کرنی اور دُکھ درد کے وقت اُس کو تسلی دینی چھوٹی چھوٹی باتیں یاد رہ جاتی ہیں۔ اور نوکر اُن کو ساری عمر سراہتا ہے۔ یہ نہیں چاہیئے کہ اپنے گھر والے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیمار ہوں تو ڈاکٹر پر ڈاکٹر آرہے ہیں۔ لیکن نوکر بیچارہ بیمار ہؤا تو اُس کو باہر نکال دیا۔ یا اثرات سے بچنے کے لئے اُس کو ہسپتال بھیج دیا۔ اگر ہسپتال میں گھر سے بہتر نگہداشت ہو سکتی ہے تو کوئی حرج نہیں ؛

کھانے کیلئے اُس کو اچھی چیز دینی چاہیئے۔ بچا ہؤا سالن اور روٹی تحقیر اور غلامی کے جذبات دل میں پیدا کرتے ہیں۔ کبھی اس کو میٹھا پانی یا لسی پینے کے لئے پیسے دیدیئے یا گھر میں اگر شربت بنایا تو اسکو بھی دیدیا۔ گھر میں سب لوگ کوئی اچھی چیز بنانے کیلئے چندہ جمع کریں تو نوکر سے بھی کچھ لے لیا۔ اور اس طرح اُسی کے پیسے ہوں گے مگر وہ خوش ہو جائیگا ؛

نوکر کا ماحول خوشگوار ہونا چاہیئے یہ نہیں کہ اُسے ایسی جگہ روٹی پکانی پڑے یا دوسرا کوئی کام کرنا پڑے جہاں بدبو آتی رہتی ہو یا جہاں دھوآں جمع ہو جاتا ہو اور یا جو برسات میں بارش ٹپکتی رہتی ہو۔ یہ چیزیں اس کی طبیعت پر ناگوار اثر ڈالتی ہیں اور وہ کسی حالت میں خوش نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ آقا کو اس کی کارگاہ میں کبھی کبھی چلے جانا چاہیئے ؛

پھر نوکر کی تعلیم کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ اگر اسکو اتنے حرف سکھا دیئے جائیں کہ وہ حساب لکھ سکے تو یہ بہت مفید ہے۔ گھر والوں کو سودا بازی کم کرنی پڑیگی۔ لیکن اگر اُسے زیادہ تعلیم دی جائے کہ وہ نعمت خانہ وغیرہ کی کتابیں بخوبی مطالعہ کر سکے تو یہ سب سے اچھا رہیگا۔ کیونکہ وہ نت نئے کھانے اور نت نئی ترکیبیں سیکھ سکتا ہے۔

اگر شہر میں کسی نائٹ سکول کا انتظام ہو تو وہاں بھیج دینا چاہیئے۔ ورنہ خود تھوڑا سا وقت اگر اُس کی تعلیم میں صرف کر دیا جائے تو چنداں مضائقہ نہ ہوگا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوکر کو تھوڑا سا وقت سیر و تفریح کا بھی دینا چاہیئے۔ اور اس کی دنیا بالکل محدود نہ کر دینی چاہیئے۔ اگر کوئی میلہ ہو تو وہاں بھیج دیا۔ اور کچھ پیسے دیدئے۔ میں نے تو کالج میں رائج کیا تھا کہ مہینے کے اخیر پر ایک وقت کی مکمل رخصت دیدی۔ تا نوکر سیر و تفریح کر آئے ؛

گھروں میں بھی اگر مہینے میں کسی دن یا ہو سکے تو جمعہ کی آدھی چھٹی دے دی جائے تو حرج نہیں ؛

اُوپر میں نے ویل فیر ورک Well farwork یا بہتری و بہبودی کے چند اصول بیان کئے ہیں۔ اور یہ بہت اہم ہیں۔ ان کا اثر حسن کارکردگی پر گہرا نہا ہوتا ہے ؛

(عبد الرحیم شبلی)

> ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ مصباح کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائے
> (مینجر)

میں اور آج

معزز ناظرین۔ میں اپنی ناچیز ہستی کیطرف نظر کرتے ہوئے اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ آپکی خدمت عالی میں چند کلمات نصیحت رقم کرتے ہوئے کچھ عرض کروں۔ لیکن تاہم مجھے میرا کوتاہ دل اس بات کی جسارت پر جرأت دلاتے ہوئے مجبور کر رہا ہے کہ بے شک میری کم عقلی میری فرومائیگی مجھے نصیحت کا حق نہیں دیتی۔ ہاں میں اپنی معزز اور پیاری بہنوں کی خدمت میں اپیل ضرور کر سکتی ہوں۔

لیکن پیشتر اسکے کہ میری قلم میرے دل کی داستان کو جامہ تحریر پہناتے ہوئے ہدیۂ ناچیز خاکساری کی سینی میں لگا کر ناظرین کے سامنے پیش کرے۔ یہ عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں کام کرنیوالی بہنیں پیش نظر ہوں گی۔ اور خاص کر لجنہ اماءاللہ کی خدمت میں خاکسارہ کی طرف سے ایک مؤدبانہ گذارش ہوگی؛

میں اپنے خالق حقیقی کے احسانات کو دیکھتی ہوئی اُن رونگٹے کھڑے کر دینے والے ایام ماضی سے کیسے غافل ہو کر اُنکو فراموش کر سکتی ہوں کہ اے مولیٰ میں کل کیا تھی اور آج تیرے فضلوں کے باعث میں کیا ہوں؛

میری ہستی۔ نہیں میری ذلیل ہستی بلکہ اُسوقت کے لحاظ سے بد قسمت از ہمہ مخلوق ہستی پر اور اس معصوم جان پر کیا کیا مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور کن بھنوروں کی عمیق گھاٹیوں سے اسکو گذرنا پڑا۔ آہ میں اپنی بے بسی کی حالت کا اگر افسانہ لکھوں تو کیسے میری قلم حیرانی کے صحراء کو طے نہیں کر سکتی۔ بے اختیار ہو کر اُسی بارگاہ ایزدی کیطرف سجدۂ شکر کرتی ہوں۔ حیران ہوں۔ کہ اے والی۔ اے مجھ پر بے انداز کرم کرنیوالے واقعی مجھے تیرے شکر کی طاقت نہیں ہے۔ میں کیا تھی تو نے مجھے کیا بنایا۔ میں کس ویرانے میں سرگردان تھی۔ تو نے مجھے کس لڑی میں منسلک کیا۔ میں کس نالے کا پتھر تھی تو نے مجھے کس انگوٹھی کا نگینہ بنایا؛

میرے دل سے اگر مصائبِ ایامِ ماضی محو ہوں۔ تو کیسے اُنکو اگر بھولوں تو کیسے؟ کیا میں پرچم اسلام کی درخشانی سے پہلے دنیا کی ذلیل ترین ہستی نہ تھی۔ کیا مجھے چاروں طرف تختۂ مشق بنا کر بے دردی سے گھائل نہ کیا جاتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! کیا مجھ جیسی جیتی جاگتی بولتی رُوح کو آناً فاناً تحت الثریٰ کرتے ہوئے خاموش نہیں کر دیا جاتا تھا۔ کیا مجھ روتی چلاتی آہ پکارتی ہوئی کو ہزاروں منوں مٹی کے بوجھ کے نیچے نہیں سلا دیا جاتا تھا۔ میں روتی تھی میرے عزیز سنتے تھے۔ میں چلاتی تھی میرے اقرباء خوشیاں مناتے تھے۔ میں فریاد کرتی تھی لیکن سُننے والا کوئی نہ تھا۔ میری فریاد میرے ہی گلے میں ظلم سے تبدیل کر کے طوق بنا کر ڈالی جاتی تھی۔ آخر جب ظلم کی انتہا حد کو پہنچ گئی تو سننے والے نے میری پکار کو سُنا اور ایک مدت طویل کے بعد اُسکا

فرستادہ توحید کے علم کو ہاتھ میں لئے ہوئے میری عزت کے سرمایہ کو محفوظ کرنیوالا پہلوان پیدا ہوا۔ اور جہان کو راہ راست پر لانے کی کمر باندھی اور مخالفت کے تیروں کے آگے دلیرانہ انداز سے سینہ تان کر کھڑا ہو گیا اور مشرق سے لیکر مغرب تک میرے لئے تا دم حیات سامان زیست مہیا کر کے اور مجھے ہمیشہ کے لئے دار امن میں سکونت دے کر بسا گیا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ وقت تھا کہ میرا وجود گھر میں باعث مصائب خیال کیا جاتا تھا۔ میرا مارنا باعث اکرام اور موجب شرف خیال کیا جاتا تھا۔ آج وہ وقت ہے کہ میرا ظہور گھر کی رونق ہے۔ میرے حقوق مرد کے ہم پلہ ہیں۔ میں عزت کی دولت سے مالا مال ہوں۔ کیا میں پہلے اپنے باپ کی بیٹی نہ ہوا کرتی تھی۔ کیا میں پہلے اسکے جگر کا گوشہ نہ ہوا کرتی تھی۔ کیا وہ اسوقت باپ۔ باپ نہ تھا۔ وہ کیا وجہ تھی کہ میں اپنے باپ کو ہمدرد باپ نہ دیکھتی تھی۔ بلکہ ایک مجسم ظلم اور خونخوار قاتل تصور کرتی تھی۔ اُسی رشتہ میں وہی باپ اگر آج اپنی بیٹی سے جدا ہوتا ہے۔ تو کیوں مارے غم کے دنیا میں اندھیر دیکھتا ہے۔ وہ کونسا راز ہے کہ ایک وقت وہ ہاتھوں سے مارتا تھا اور آج تقدیر کے کرشمے پر آنسوؤں کو روک نہیں سکتا۔ سوچنے کا مقام ہے کہ یہ پتھر دل یہ قساوت قلبی کس کے سبب آج موم ہو رہی ہے۔ وہ کونسا وجود مبارک ہے کہ جسکا یہ لطف و احسان ہے۔ مجھے اگر آج راحت کی زندگی نصیب ہوئی ہے تو کس کے طفیل۔ قربان جاؤں اُس آقا اُس محسن۔ سید کونین شاہ لولاک حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ۔

اے میرے اَن گِنت احسان کرنیوالے آقا میں تجھے کن الفاظ سے پکاروں میری قاصر از شکر زبان بے اختیار تجھے یاد کرتی ہوئی کہتی ہے:-

مرے ناجی مرے ہادی مرے پیارے محسن
تیرے صدقے تیرے قربان رسولِ عربیؐ

تو نے میری زندگی میں کیا جادو کی طرح تغیر پیدا کر دیا ہے۔ میرے زمین و آسمان بدل دیئے ہیں کل کیا زمانہ تھا۔ اور آج کیا زمانہ ہے:۔

اس مختصر اور بیرون از حد بیان سرور کائنات کے احسانات کے بعد میں بہنوں کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتی ہوں۔ کہ جب حضرتؐ کی صحابیاتؓ نے بالا از طاقت انسانی اپنے اوپر رحمتوں کے دریاؤں کو بہتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے بھی اظہار شکر کی کس بے چینی کے ساتھ اپنی تڑپ ظاہر کی۔ بیشک میری خامہ فرسائی اُن درد بھری لمبی داستانوں اور اُن سچے افسانوں پر تو محیط نہیں ہو سکتی۔ لیکن بطور مثال مُشتِ از خروارے و دانہ از انبارے میں ایک واقعہ پیش کرتی ہوں کہ ایک عورت۔ ایک کمزور اور ناقص العقل عورت کیسی شیدائی توحید ہو کر اپنی جان پہ کھیل جاتی ہے ۔

جب نیر توحید کی شعاع مکہ کے ریگستان میں

چمکی جب ضلالت کے اندھوں کو نور اسلام نے منور کرنا چاہا تو اہل بصارت نے خوشی سے اُس کیطرف قدم اُٹھائے بہرہ ور ہوئے اور فائدہ پایا۔ لیکن بمطابق عادت قدیمہ تیرہ دل ہدایت سے محروم رہے اور اس چودھویں صدی کے چاند پر تھوکنا شروع کیا۔ اور صرف اسی پر بس نہ کی بلکہ آغاز اسلام میں توحید کے نام لیواؤں کو وُہ تکالیف دیکھنی پڑیں کہ الامان مرد تو درکنار عورتوں کے ساتھ وہ سلوک روا رکھا گیا کہ جسے انسانی غیرت ایک منٹ کے لئے بھی تصور کرتے ہوئے طاقت برداشت نہیں رکھتی۔

کفار کی فوج کا جرنیل مکے کا سرکردہ سردار قریش ابو جہل اس نے ایکدفعہ حضرت عمارؓ کی والدہ محترمہ سُمیہ رضی اللہ عنہا کو فدائیانِ اسلام و شیدائیان توحید میں سرشار پاکر۔ اُس معصومہ کو الفتِ مولیٰ میں دیوانی دیکھکر جنون مخالفت میں اندھا ہوکر ملعون ہاتھ سے خنجر اُٹھاکر اُس غریب بے بس ہستی کو پکڑ کر جس کی فریاد سوائے مولا کے کوئی سننے والا نہ تھا۔ پرلے درجہ کی بے حیائی کے ساتھ وار کرتے ہوئے بے دردی کے ساتھ چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے۔ اُس لاچار غریب عورت نے خدا تعالے کے اُس تازہ فضل کے شکریہ میں اس خوفناک قتل اور وحشیانہ وار کو اپنے جسم پر لیا۔ اور بکمال جرأت بے غیرت ابو جہل کو بزبان حال بتا دیا کہ اے حبیب خدا کے دشمن کیا تو مجھے نور توحید سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔ کیا تو مجھے اُس نور کے چشمے سے دُور رکھنا چاہتا ہے۔ حالانکہ جبتک اس بدن میں جان ہے یہ زبان اسکے گن گانے سے ہرگز ہٹ نہیں سکتی ہے۔ تجھے علم نہیں کہ میں کس ذات کی عاشق ہوں۔ اور کس کوچہ کی خاک ہوں۔ تو مجھے ہرگز اس سے اعراض نہیں کروا سکتا۔ تو اگر بڑے سے بڑا کام کر سکتا ہے تو تو صرف میری جان کو ہی لے سکتا ہے۔ لیکن یاد رکھ مجھے اس سے زیادہ اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ میں اپنے دلبر کی راہ میں لذت دینے والی تکلیفوں کو جھیل کر قربان ہو جاؤں۔

شاباش ہے اسکے ایمان پر اور صد آفرین ہے اُس کی ہمت پر کہ عورت ہے جلاد کو دیکھتی ہے خنجر سامنے ہے۔ لیکن منہ سے اعلاء کلمۃ اللہ کی تقریر ہو رہی ہے۔ بلکہ ہنستی ہوئی بتاتی ہے کہ مجھے آج کس بات کا غم ہو میں تو آج اپنے خالق حقیقی سے ملنے کے سفر کو ختم کرنے لگی ہوں آج میرا سفر ختم ہوگا۔ اور آج میں دیار محبوب کی ہمیشہ کے لئے مہمان ہو جاؤں گی۔ غم ہو تو کیوں۔ خوف ہو تو کیسا۔

بہنو! او خواب غفلت میں سونے والی بہنو! کیا ہمارے لئے اُن توحید کے پودے کو خونوں سے سینچنے والیوں کی مثالیں کافی نہیں ہیں؟ -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہمیں اپنی بہنوں کا اسلام کے رستہ میں پانی کی طرح خون بہانا بیدار نہ کرے گا۔ کیا وجہ ہے کہ ہم آج جان دینا تو درکنار ذراسی عبادت میں بوجھ محسوس کیا کرتی ہیں۔ کیا درسوں کو سُننا۔ جمعہ میں آنا۔ اور وقت پر نماز کا ادا کرنا ہمارے لئے قتل ہونے

زیادہ مشکل ہے ؎

بہنو! ... اسلام نے سب سے بڑا اگر مخلوق میں کسی کو تاجِ احسان پہنایا ہے۔ تو وہ عورت ہے۔ عورت جتنا بھی شکریہ کرے کم ہے اور ہیچ ہے۔ کیا آج اس احسان کا بدلہ یہی ہے۔ کہ ہم تکیہ پر بازو رکھکر آرام سے خواب خرگوش میں سو رہی ہیں۔ کیا ہم خدا کو یہی جواب دینگی۔ کیا ہمارا شکر یہی ہے۔ افسوس ہے ہماری ان زندگیوں پر اگر وہ اس طرح رائیگاں جا رہی ہوں ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہماری بہنیں ہی اپنے جسموں کو چرا کر ہمارے لئے نمونہ پیدا نہیں کر گئیں۔ کیا ہماری بہنیں نیزوں سے گھائل ہو کر ہمیں خدمت اسلام کی طرف توجہ نہیں دلا گئیں۔ آہ

۱۔ کہاں ہیں۔ مقابل پہ دشمن جو آئے
۲۔ تو تلوار لیکر لپٹ جانے والی۔
۳۔ کہاں ہیں شہادت پہ مثلِ سمیہؓ
۴۔ جو نامِ محمدؐ پہ کٹ جانے والی
۵۔ رگوں میں جو توحید کا خون گونجے
۶۔ تو خنجر سے دشمن اُلٹ جانیوالی
۷۔ فدا روح اُن پہ ہو زینب کی مولا
۸۔ جو نیکی میں کایا پلٹ جانے والی

بہنو! وقت نازک ہے اسلام کو ہماری قربانی کی ضرورت ہے۔ کشتیٔ اسلام بھنوروں میں گھری ہوئی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اگر ہم حقیقی طور پر محمدؐ کی نام لیوا ہیں تو اسلام کی خدمت کریں۔ بیشک ہم کمزور ہیں بیشک ہم عاجز ہیں۔ لیکن احمق ہے وہ انسان جو تلوار کو دیکھے دانا وہی ہے جو تلوار چلانیوالے کو دیکھے کیونکہ لائق شمشیرزن ایک کند تلوار سے وہ کام لے سکتا ہے جو نالائق ایک تیز تلوار سے نہیں لے سکتا ؎

واقعی ہم کند تلواریں ہیں۔ لیکن ہمارا چلانے والا ماہر شمشیرزن ہے۔ ہم کند ہیں لیکن ہم جس کے ہاتھ میں ہیں وہ ماہر یکتا ہے ؎

بہنو! وقت نازک ہے۔ آخر میں پھر عرض کرتی ہوں کہ ہم احسانات کے بار گراں میں دبی ہوئی ہیں۔ سب سے زیادہ احسان ہماری گردن پر ہے۔ افسوس کہ ہم اس بات کو سوچتی ہوئی پھر خاموش رہیں۔ میری سب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ مبارک وقت کو ضائع مت کرو معمولی باتوں سے جماعت کے شیرازہ کو پراگندہ کرنیکی کوشش نہ کیا کریں۔ آؤ کہ اب بھی وقت ہے۔ اگر اتنی دیر غفلت سے کام لیا ہے تو اب بیدار ہو جاؤ۔ خدا کا عفو بہت وسیع ہے۔ اس کے رحم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کے غضب کو غفلت کی نیند سے بھڑکانے کی جرأت نہ کرو۔ خیال رکھو کہ اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رہیگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن بھی ترقی کی راہ میں گامزن ہوتا رہیگا۔ میرا دعویٰ ہے کہ اُسکو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ مگر سوچنے کا مقام ہے کہ ہم اس ثواب سے کیوں محروم رہیں۔ خدا کو ہماری تبلیغ کی ضرورت نہیں وہ ہماری قربانیوں کا محتاج نہیں۔ وہ بے نیاز اور غنی

ہے۔ آؤ کہ اُسکے در پر ہم اپنے نفسوں پر رحم کرتی ہوئیں عاجزی سے گریں۔ خدا کو ضرورت نہیں۔ ہم محتاج ہیں۔ خدا کے خزانے کھلے ہیں۔ غنیمت سمجھو اور اپنے گھروں کو بھر لو تا ہماری اولادیں آرام اور سُکھ سے زندگی بسر کریں۔ وما علینا الا البلاغ۔ فقط

(خادم قوم خاکسارہ اہلیہ بابو محمدؐ فاضل صاحب فیروزپور شہر)

دانتوں کے درد کا نایاب منجن کا نسخہ

دوا وزن اور ترکیب:- کچلا سوختہ ۵ تولہ۔ مصطگی تولہ بھر۔ مازو ۲ دو عدد۔ پھٹکڑی بریاں تولہ بھر۔ نمک لاہوری دو تولہ۔ الائچی کلاں تولہ بھر۔ تمباکو کا جلا ہوا (گل) دو تولہ۔ ترکیب:- ان سب دوائیوں کو باریک پیس کر کسی شیشی یا ڈبیا میں بھر لیں صبح شام ملیں انشاء اللہ چند دن میں درد بالکل رفع ہو جائیگا۔

بال بڑھانے کا مجرب نسخہ

دوا وزن اور ترکیب:- ناریل کا تیل تولہ بھر۔ انڈے کا تیل تولہ بھر۔ مکھن تولہ بھر۔ ترکیب:- ان سب چیزوں کو خوب ایک جان کرلیں۔ اور سر میں لگائیں۔ تین گھنٹے بعد اولے یا بارش کے پانی سے دھو ڈالا کریں۔ پھر ایک ہی ماہ میں بالوں کے بڑھنے کی خوبی دیکھیں اگر اولے یا بارش کا پانی میسر نہ ہو سکے تو بیری کے پتوں کے جوش دیئے ہوئے پانی سے سر دھو ڈالا کریں۔

افیون کا نشہ اُتارنے کا ٹٹکا

شریف کے سبز پتے چھ سات عدد پانی میں پیس کر نشے والے آدمی یا بچے کو پلا دیں انشاء اللہ فوراً ہی نشہ اُتر جائے گا۔

پیاز کے آچار کا نسخہ

ایک سیر چھوٹی پیاز لیکر چھیلیں اور آدھ پاؤ نمک پیسکر آدھ سیر پانی میں گھولیں اور اسی پانی میں تمام دن پیاز کو بھگوئے رکھیں اور ایک ہفتہ متواتر یہی عمل کریں۔ اور پھر مرتبان میں بھر کر اُوپر سے نمک کا کھولتا ہوا گرم پانی اسقدر ڈالو کہ مرتبان کی بھری ہوئی پیاز خوب ڈوب جائے۔ جب پانی ٹھنڈا ہو جائے تو اسکو پھینک دیں۔ اور پیاز چوڑے منہ کی سفید بوتلوں میں ڈال کر سرکہ سے پُر کر دیں۔ اور ہر ایک بوتل میں تولہ تولہ بھر ادرک تراش کر اور ماشہ ماشہ بھر جاوتری اور دو دو پیسہ بھر لونگوں کا تیل اور چھ چھ ماشہ نمک لیکر بوتلوں میں ڈال دیں۔ اور مضبوط ڈاٹ لگا کر خشک جگہ میں حفاظت سے رکھ دیں۔ اور دو ہفتے کے بعد استعمال میں لائیں۔ انشاء اللہ نہایت ہی لذیذ اور مزیدار آچار ہوگا۔

(راقمہ خاکسارہ لیاقت نمانی بیگم از قصبہ بلب گڑھ ضلع گوڑگانوالہ)

مصباح کے خریدار بڑھائیں

میں کئی ہفتوں سے تواتر گذارش کر رہا ہوں کہ مصباحی بہنیں اگر اپنے اخبار کو ہفتہ وار دیکھنا چاہتی ہیں یا کم از کم موجودہ صورت میں جاری رکھنا۔ تو اس کے خریدار بڑھائیں تاکہ اسکے اخراجات جو نہایت کفایت سے کئے جا رہے ہیں۔ چلائے جا سکیں۔ بہت کم بہنوں نے توجہ دی ہے۔ جو خریدار ہیں وہ اپنا اپنا بقایا بذریعہ منی آرڈر ادا فرمائیں۔

(مینجر اخبار مصباح قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بابا گورو نانک جی

ہندوستان میں مختلف اقوام مختلف مذاہب کی پیرو پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے قدیم ایرین ہیں۔ جو کہ اس وقت یعنی ہندوستان کی آبادی کا کثیر حصہ ہیں اسکے بعد مسلمان آئے۔ جنہوں نے ہندوستان پر شمال مغربی جانب سے حملہ کیا۔ اور سلطنت مغلیہ کے بانی ہوئے ان کے بعد تیسرے درجہ پر سکھ قوم ہے۔ یہ زیادہ تر پنجاب میں آباد ہے۔ اگرچہ اب یہ قوم ہندوستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئی ہے۔ مگر اب بھی ان کی آبادی پنجاب میں زیادہ ہے۔ دراصل یہ ایک مذہب تھا۔ جو کہ اب ایک منظم قوم کے رنگ میں رنگا گیا ہے:۔

اس مذہب کے بانی گورو نانک جی ہیں۔ جو کہ بعد میں سری گورو نانک دیو کہلائے۔ آپ ۱۴۶۹ء میں تلونڈی نامی گاؤں صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ جو کہ آجکل ننکانہ صاحب کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے والد مہتہ کالو کشتری خاندان سے تھے۔ جو کہ گاؤں میں باعزت اور صاحب اقتدار تھے:۔

بابا صاحب آجکل کیطرح کسی یونیورسٹی کے سند یافتہ نہ تھے۔ مگر بڑے درجے کے عقلمند۔ ذہین اور عالم باعمل تھے۔ یہ بھی درست ہے کہ آپکو سات سال کی عمر میں وقتی رواج کے مطابق تحصیل علم کیلئے مدرسہ میں روانہ کیا گیا۔ آپ دوران سبق میں استاد سے یوں گویا ہوئے۔ "آپ کیا جانتے ہیں۔ کیا آپ خدا کو جانتے ہیں۔ صرف دنیاوی علوم کا ماہر ہونا آپکے لئے کارگر نہ ہوگا۔ خدا سے محبت کرنا سیکھو۔ صرف یہی آپکو عذاب قیامت سے بچا سکتا ہے۔" اسکے بعد آپنے بالکل مکتب کا رخ نہیں کیا۔ آپکے والد نے بہت کوشش کی لیکن آپ کا رجحان علم کی طرف نہ ہوتا تھا۔ اور نہ ہوا۔ اسکے بعد آپکے سپرد ریوڑ کی نگہبانی کی گئی۔ مگر آپنے اس طرف بھی توجہ نہ کی۔ آپکا دستور تھا کہ ریوڑ کو تو کھلا کھانے کے لئے چھوڑ دیتے اور بذات خود ایک کونے میں بیٹھکر پرماتما کے دھیان میں لگے رہتے۔ ریوڑ اکثر کھیتوں میں گھس جاتا اور کھیتوں کو خراب کر دیتا۔ لیکن آپ اس قدر محو ہوتے تھے کہ آپ کو بالکل یاد نہ رہتا۔ جب شام ہوتی تو گھر واپس لوٹ آتے۔

ایکدفعہ آپ کے سپرد تیار شدہ کھیتوں کی رکھوالی کی گئی۔ مگر شام کو جب آپکے والد صاحب دیکھنے کے لئے گئے تو آپ کو عبادت الٰہی میں مشغول پایا اور دیکھا کہ کھیت میں جانور چر رہے ہیں۔ جس سے کھیت بہت خراب ہو گیا ہے۔ جب آپکے والد نے آپ کو ان حالات میں دیکھا تو بہت سٹ پٹائے مگر خاموش ہو گئے۔ دوسرے ہی دن آپ کو کچھ روپے دیکر ملازم کو ساتھ کیا۔ اور کہا کہ جاؤ اس نقدی سے اپنی آئندہ زندگی کو خوشحال بنانے کے لئے تجارت کا پیشہ اختیار کرو۔ دوران سفر میں آپ کو ایک گروہ سادھوؤں کا مل گیا۔ آپ اُن کے ساتھ ہو لئے اور اُن سے مذہبی گفتگو شروع کر دی۔ آخر ایک منزل پر آپنے قیام کیا اور ملازم کو نقدی دیکر خوراک لانے کے لئے روانہ کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سادھوؤں کے لئے کھانا بھی آپ نے اپنے خرچ سے منگوایا۔ اور اس طرح چند دنوں کے بعد واپس لوٹ آئے آپکے والد ماجد نے سوال کیا کہ روپے کیا ہوئے۔ تو آپ نے تمام کا تمام واقعہ بیان کر دیا۔ اور کہا یہ سودا مجھے ضرور بہت نفع دیگا۔ اور میری آیندہ زندگی پر اچھا اثر ڈالیگا۔

اس واقعہ کے بعد آپ برضائے والد سلطان پور بی بی نانکی کے پاس چلے گئے۔ جہاں آپنے سلطان دولت خاں لودھی کی ملازمت اختیار کر لی۔ اور بارہ سال تک اس خدمت کو سرانجام دیتے رہے۔ ایک دفعہ آپ تین دن تک غائب رہے۔ جہاں آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا۔ "نانک میں تیرے ساتھ ہوں۔ میرا نام دنیا میں پھیلاؤ اور مجھے مت بھلانا تم یہ کام کرو"۔

اسکے بعد آپ ملازمت سے مستعفی ہو گئے۔ اور اپنے وفادار دوست مردانہ کو ساتھ لیکر اپنے مشن کی تبلیغ کے لئے چل کھڑے ہوئے۔

پہلے آپ احمدآباد گئے۔ اور کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد **تلونڈی** ملاقات والدین کے لئے گئے۔ اسکے بعد آپ امین آباد آئے۔ جہاں سے آپنے ایک طویل سفر کا ارادہ کیا۔ اور مکّہ معظمہ۔ مدینہ منورہ سے ہوتے ہوئے واپسی پر بغداد سے ہوکر براہ کابل ہندوستان تشریف لائے۔ اور کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد آپنے دُوسرا سفر اختیار کیا۔ جس میں آپ کو شتر طہ۔ ہردوار۔ برما وغیرہ متبرک مقامات کی سیر کرتے ہوئے لنکا آئے اور وہاں سے براستہ سندھ واپس پنجاب میں تشریف لائے۔ پنجاب اور سندھ کے دوران سفر میں آپ کا باوفا فرمانبردار خادم مردانہ ہمیشہ کے لئے اس دنیائے فانی کو خیرباد کہہ گیا۔ اس پر آپ اپنے گاؤں تلونڈی میں آئے۔ جہاں سے آپنے دوست کے بیٹے کو ساتھ لیا۔ اس وقت آپکے والدین بھی اپنے مالک حقیقی کے پاس جا چکے تھے۔

اس عرصہ میں اگرچہ پنجاب کا بہت سا حصہ آپکا پیرو ہو چکا تھا۔ لیکن ابھی دشمن بھی باقی تھے۔ چنانچہ کسی نے ابراہیم لودھی شاہ وقت کے کان بھرے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب آپ ۱۵۲۶ء میں پایہ تخت دہلی میں گئے۔ تو آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن اُس باعزم اللہ کے پیارے نے زندان میں بھی اپنے مشن کو جاری رکھا اور تبلیغ حق میں مشغول رہا۔ بابر نے ابراہیم لودھی کو پانی پت کے میدان میں شکست دی۔ اور ہندوستان کے تخت کا وارث بنا۔ اس کا معمول تھا کہ وہ قیدیوں کی خود دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ چنانچہ بابر باوا صاحب کو جیل میں ملا۔ اور بہت دیر تک باتیں کرتا رہا۔ آخر بابر نے رہائی کا حکم دیا۔ اور آپ ۱۵۳۰ء میں کرتارپور دریائے راوی کے کنارے پر۔ ۳۰ برس کی تبلیغ کے بعد ہمیشہ کیلئے اس جگہ رہنے لگے۔ ملک کے ہر حصہ کے لوگ آپکی زیارت کیلئے آتے۔ اور آپکے کلام سے مشرف ہوکر جاتے۔ اور آٹھ برس تک سکھ قوم کی بحیثیت سردار و پیشوا ہونے کے رہبری کرتے رہے۔ آخر ۱۵۳۹ء میں آپنے وصیت کی کہ میرے بعد انگد خلیفہ بنایا جائے۔ چنانچہ اس وصیت کے دو دن بعد آپ اپنے محبوب کو جا ملے۔

(سجاد سیالکوٹی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ کارگذاری سنہ ۱۹۳۳ء

لجنۂ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ پریذیڈنٹ صاحبہ و دیگر ممبرات لجنہ خاص دلی محبت اور جوش سے کام کرتی ہیں۔ سابقہ سیکرٹری بوجہ چند ضروریات لجنہ کے کام سے معذور ہیں۔ لہذا عاجزہ زبیدہ بیگم اہلیہ محمد نواز خان بفضل تعالیٰ اُن کی جگہ کام کر رہی ہیں۔ باقی تمام عہدیداران سابقہ ہی ہیں۔

ماہواری جلسے

سال بھر میں پورے بارہ اجلاس ہوتے ہیں۔ جن میں چار خاص جلسے ۲ یوم التبلیغ ایک عید میلاد النبی اور ایک اسکول کا سالانہ جلسہ ہوتا ہے ہر مہینہ لجنہ اماء اللہ کا جو عام جلسہ ہوتا ہے۔ اس میں بھی بعض غیر احمدی اور خصوصاً احمدی مستورات اسکول کی لڑکیاں شامل ہوتی ہیں۔ اور اکثر ضروری مضامین جو مذہبی واخلاقی تعلیمی وتربیتی لحاظ سے نہایت مفید ہوتے ہیں اسکول کی استانیاں بعض ممبرات لجنہ اسکول کی لڑکیاں اور خصوصاً پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ اپنے اپنے موقع ومحل پر بیان کرتی ہیں۔

چار خاص اجلاس

چار خاص جلسے اپنے رنگ میں خدا کے فضل وکرم سے عظیم الشان اور بارونق ہوتے ہیں جنکی کامیابی کے لئے ممبرات لجنہ اماء اللہ اسکول کی استانیاں اور لڑکیاں نیز عام احمدی مستورات اپنی اپنی طاقت کے بموجب خود جاکر یا اشتہار دیکر یا بذریعہ ڈھنڈورا غیر احمدی وغیر مسلم خواتین کو جلسہ میں بلانیکی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اکثر خدا کے فضل سے نتیجہ خاطر خواہ نکلتا ہے۔ حاضرین جلسہ کی تعداد پانچ پانچ سات سات صد کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ اکثر شہر کی معزز و تعلیمیافتہ طبقہ کی خواتین شامل ہو جاتی ہیں۔ اور موقع ومحل کے لحاظ سے مضامین نہایت اہم اور ضروری اور واضح ہوتے ہیں۔ جو اکثر تبلیغی اخلاقی اور معاشرتی و تعلیمی رنگ اور جوش ۔ ۔ ۔ ۔ رکھتے ہیں۔ جنکا نہایت اچھا اثر خواتین لیکر جاتی اور آئندہ شامل جلسہ ہونیکی آرزو رکھتی ہوئی جاتی ہیں۔ اور اکثر ہندو اخبار مخالفانہ رنگ میں اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ ان چاروں اجلاس کی مفصل رپورٹیں فوراً اخبار الفضل اور مصباح میں دیدی جاتی ہیں۔

لجنہ کے اجلاس

اسکے علاوہ ممبرات لجنہ کے اجلاس مہینہ میں ایک دو دفعہ یا جب بھی ضرورت پیش آجاوے پریذیڈنٹ صاحبہ کی صدارت میں منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جنمیں لجنہ اور اسکول کی بہتری تبلیغی کاموں کے وسائل وانتظامات رفع نقائص وشکایات غرضیکہ ہر ایک کام لجنہ کی اتفاق رائے سے انجام پذیر ہوتا ہے۔ نیز پریذیڈنٹ صاحبہ کی ایک مختصر سی تقریر تربیت لجنہ کے خیال سے ہوتی ہے۔

لیکچر پریذیڈنٹ صاحبہ کلاس طالبات میں

دیگر پریذیڈنٹ صاحبہ کا ایک لیکچر ہر ماہ اُستانیوں اور طالبات کے درمیان تعلیم وتربیت اور معاشرت کے لحاظ سے نہایت مفید اور واضح ہوتا ہے۔ جس سے اساتذہ اور طالبات کے متعلق نہایت اچھے نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طالبات کا ماہواری اجلاس

پھر ہر مہینہ میں طالبات کا جلسہ اسکول میں سیکرٹری بنات کی صدارت میں ہوتا ہے۔ جسمیں اکثر اسکول کی فارغ شدہ طالبات بھی شامل ہوتی ہیں۔ بدیں وجہ مہینہ کی آخری اتوار جلسہ کی تاریخ مقرر کر رکھی ہے۔ جس میں سب جماعتوں کی لڑکیاں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے مضامین اور نظمیں جو بعض کے اپنے لکھے ہوئے یا اخبار و رسائل یا دیگر کتب سے منتخب کئے ہوئے ہر پہلو اور موضوع پر ہوتے ہیں۔ نیز طالبات احمدیہ لائبریری سے سلسلہ عالیہ کی کتب سے بھی مطالعہ کا مذہبی و اخلاقی فائدہ حاصل کرتی ہیں۔ اور ایک مختصر سی تقریر سکرٹری بنات کی وقتی ضرورت کے لحاظ سے کسی نہ کسی موضوع پر ہوتی ہے۔

تبلیغی کوشش اور ٹریکٹ

تبلیغی جلسوں میں خاص طور پر تبلیغ کے لئے ہر امکانی کوشش صرف کی جاتی ہے اور زیادہ تر مضامین کے موضوع تبلیغی اور دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے جاتے ہیں۔ رواداری اور بزرگان مذاہب کا خاص طور پر لحاظ مدنظر ہوتا ہے ونیز بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کے فرض کو باحسن پورا کیا جاتا ہے جو قریباً پانچ پانچ اور چھ چھ صد تک تقسیم کئے جاتے ہیں۔

اسکول کا سالانہ جلسہ مناظرے اور انعام

اسکول کے سالانہ جلسہ میں تمام کاروائی طالبات کے ذریعہ ہی انجام پذیر ہوتی ہے جسمیں چھوٹے چھوٹے مذہبی و اخلاقی اور تعلیمی پہلو سے ترغیب تعلیم دین دلائی جاتی ہے۔ اور طالبات کے خاص طور پر اسلام و عیسائیت اور احمدیت و غیر احمدیت کے دلچسپ مناظرے کروائے جاتے ہیں جن سے حاضرات خاص دلچسپی لیتی اور اظہار پسندیدگی کرتی ہیں بعض بہنیں مناظر لڑکیوں کو انعام بھی دیتی ہیں۔ اسی اجلاس میں طالبات کو دینیات اور اخلاق کے لحاظ سے ترقی کرنیوالی ہر جماعت کی لڑکیوں کو درجہ بدرجہ انعامات اسکول کیطرف سے نیز رشتہ داروں اور بعض دفعہ پریذیڈنٹ صاحبہ کیطرف سے بھی دئے جاتے ہیں۔ جو رغبت کے لحاظ سے نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔

پارٹیاں اور ایڈریس

دیگر اس سال میں چار پارٹیاں اور ایڈریس دئے گئے۔ انجمن جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر آنیوالے مبلغین کے ہمراہ مقامی عہدیداران سمیت پچاس اصحاب کو پارٹی دی گئی نیز ایک غیر احمدی استانی صاحبہ کی علیحدگی پر پارٹی اور سلسلہ کی چند کتابیں دیگئیں۔ بابو محمد بشیر منیجر اسکول کو کاروباری سلسلہ میں علیحدگی پر اور محترمہ خدیجہ بیگم مس فیروزالدین صاحبہ انسپکٹر گرلز اسکول کو شہر کی بعض معزز خواتین کی معیت میں پارٹی اور ایڈریس دیا گیا۔ جس کا تبلیغی حصہ مختصر درج کیا جاتا ہے:۔

اختتام ایڈریس

بس لجنہ اماء اللہ جس کا مطلب خدمت اسلام ہے۔ رسول کریمؐ کے اس قول کے ماتحت کہ مومن کی ہر نیکی مومن پر احسان ہے۔ آپکے مذہبی خیال اور نیکیوں کی قدر کرتی ہے اور دعاء کرتی ہے کہ خدائے تعالےٰ آپ کی نیکیوں کو قبول کرتے ہوئے اپنے بہترین فضلوں کا جاذب بنائے۔ آمین

آخر میں لجنہ اماء اللہ جو احمدی مستورات کی انجمن ہے یہ دو کتب دعوۃ الامیر و تاریخ مسجد فضل لنڈن ہدیتاً پیش کرتی ہے۔ چونکہ جماعت احمدیہ رسول کریمؐ کی تمام

پیشگوئیوں کے مطابق زمین آسمان آفتاب و مہتاب دریا و پہاڑ کی گواہیوں کے ساتھ مسیح زمان مہدی موعود کو شناخت کر چکی ہے۔ اور اسکے عشق الٰہی سے وہ نور اسلام لے چکی ہے۔ جسکا قوم نے نوحہ پڑھ دیا تھا۔ اور خدا کی وحی والہام سے روحانی تشنگی بجھائی۔ لہذا آپ جیسی روشن خیال وسیع القلب اور بے تعصب مسلمہ کو ایسے فخر سے روشناس کرانے کا جذبہ عین ہمدردی اور محبت کی وجہ سے رکھتی ہوئی امید کرتی ہے کہ آپ اس جذبہ کی قدر کرتی ہوئی انہیں قبول فرمائیں گی ۔

لائبریری اسکول کے متعلق مستورات کے لئے احمدیہ لائبریری ہے۔ امسال اس میں برائے ثواب رسانی محترمہ سارہ بیگم صاحبہ سلسلہ کی کتابوں کا چندہ سے اضافہ کیا گیا ۔

انصار اللہ پریذیڈنٹ صاحبہ اور چند ممبرات لجنہ انصار اللہ کی بھی ممبر ہیں۔ علاوہ ازیں فیلوشپ لاہور کی بھی ممبر ہیں۔ مقامی انصار اللہ کے ٹریکٹوں کے علاوہ پچاس ٹریکٹ لاہور فیلوشپ کے ہر مہینہ ممبرات کے ذریعہ معزز طبقہ کو باقاعدہ پہنچائے جاتے ہیں ۔

دستکاری غریب لڑکیوں کی امداد و سہولت کے لئے سلائی اسکول میں لجنہ فنڈ سے دی جاتی ہے جو سال کے آخر میں بذریعہ نمائش فروخت کر دی جاتی ہے۔ مردوں کے لئے بھی ارٹکٹ پر دستکاری کی نمائش کی گئی۔ اکثر مردوں نے چیزیں خریدیں۔ سال بھر میں دو تین دفعہ نمائش لگائی جاتی ہے۔ امسال کچھ دستکاری قادیان بھی بھیجی گئی ۔

تجارت سکول کے اندر طالبات میں تھوڑی سی تجارت بھی لڑکیوں کی سہولت کی خاطر کی جاتی ہے۔ جس کے منافع سے احمدیہ مستورات لائبریری کو تقویت دی جاتی ہے ۔

امداد بعض احمدی مفلس خواتین اور طالبات کی امداد بھی لجنہ فنڈ سے ضرورت کے وقت کی جاتی ہے مثلاً ایک بہن کو مشین بطور قرضہ اور امداد اور بچوں کو کپڑے کچھ غریب احمدی لڑکیوں کو کتابیں خرید کر دی گئیں ۔

تفصیل چندہ ماہواری چندہ کے علاوہ سالانہ جلسہ قادیان کا چندہ کشمیر فنڈ کا۔ چندہ اکثر بہنیں اور اسکول کی استانیاں باقاعدہ دیتی ہیں۔ اسکے علاوہ بھی جو فوری تحریک مرکز سے ہو اور ہر قسم کے شکرانے خیرات وغیرہ حسب حیثیت بہنیں دیتی رہتی ہیں۔ اور سال کے آخر میں بھی اکثر بہنیں اور بھائی خصوصاً ممبرات لجنہ فنڈ کی مضبوطی کے لئے فراہم شدہ رقمیں یا بعض اپنی گرہ سے دیتی رہتی ہیں ۔

طریق عمل عہدیداران عہدیدار بہنیں اپنے اپنے کام کی رپورٹیں اکثر دیتی رہتی ہیں۔ بعض ممبرات لجنہ اپنے اپنے حلقہ کا ماہواری چندہ نیز اسکے علاوہ بھی جو تحریک ہو اسکا چندہ فراہم کر کے محاسب چندہ کو دیکر رسیدیں حاصل کر لیتی ہیں۔ پھر مہینہ کے اختتام پر محاسب چندہ کل رقم جمع کر کے پریذیڈنٹ صاحبہ کی خدمت میں بھیجدیتی اور رسید حاصل کر لیتی ہیں۔ ہر قسم کے چندہ جزو وکل کی باقاعدہ رسید دی جاتی ہے اور آمد و خرچ وصولی بقایا کا حساب باقاعدہ رکھا جاتا ہے اور پھر بقایا کی وصولی کی باقاعدہ کوشش کی جاتی ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم و تربیت

لجنہ کے ماہواری اجلاسوں میں تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اسکول میں تعلیمی کام بھی خدا کے فضل سے اُستانیاں نہایت کوشش اور محنت سے کرتی ہیں۔ اور طالبات کی اخلاقی تربیت کا خاص طور پر خیال رکھتی ہیں۔ نصاب دینیات میں اور عربی میں جسقدر نمایاں ترقی اس اسکول نے کی قریباً ہر معائنہ کرنیوالے نے اس بات کا اعتراف کیا کہ کوئی بھی اسلامیہ اسکول اسقدر قلیل عرصے میں اتنا دینیات پیش نہیں کر رہا۔ چنانچہ عربی کے مضمون میں سب طالبات کامیاب رہیں اور دینیات میں بھی اکثر لڑکیوں نے انعام حاصل کئے۔ طالبات کی تعداد اسوقت ۲۳۷ تک ہے *

معائنہ کارگزاری لجنہ

سال کے آخر میں ناظر دعوت و تبلیغ جناب سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے لجنہ کی کارروائی کا معائنہ کرتے ہوئے نہایت اُمید افزاء الفاظ میں لجنہ کی کارگذاری کا ذکر فرمایا۔ اور لجنہ اماء اللہ کو اپنا تبلیغی آرگن مقرر فرمانے کے خیال کا اظہار فرمایا اور مرکز سے مفت تبلیغی ٹریکٹ عنائیت ہونیکی زوردار الفاظ میں سفارش فرمائی۔ اور لجنہ کی قلیل عرصہ میں ترقی تبلیغی کوششوں نیز ہر کارروائی باقاعدہ رجسٹر میں محفوظ ہونے اور خصوصاً پریذیڈنٹ صاحبہ سیّدہ فضیلت صاحبہ کی اسلامی خدمات کا نہائیت وزنی الفاظ میں اعتراف فرمایا۔ الحمد للہ کہ مرکز سے تین صد روپیہ سالانہ کی اسکول کی امداد کی منظوری بھی ہو گئی ہے *

نصاب دینیات

پہلی جماعت کو زبانی باترجمہ کلمہ طیّبہ کے علاوہ اُٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کے آداب مومن کافر مشرک اور منافق کی تعریف - خدا کی تعریف و ثناء کی غرض وغیرہ بتائی جاتی ہے۔ اور اُوپر پرائمری تک قرآن مجید ناظرہ - نماز - کلمات طیبات اور ضروری دعائیں کچھ حدیثیں باترجمہ پڑھائی جاتی ہیں - تاریخ اسلام کا ایک حصہ مڈل تک قرآن مجید باترجمہ - اربعین اور کشتیٔ نوح فقہ احمدیہ - تاریخ اسلام دوسرا حصہ علاوہ ازیں اخلاقی کتب پڑھائی جاتی ہیں *

نام چندہ دہندگان مالی امداد اسکول سنہ ۱۹۳۳ء

سیّدہ نظیرہ بیگم صاحبہ	۲۰ روپے	احمدہ بشیر بیگم صاحبہ	۱۰ روپے
فاطمہ بیگم صاحبہ	۲۵ "	معرفت بابو قاسم دین صاحب	۴۰ "
سیّدہ رفعت صاحبہ	۲۵ "	ماسٹر عبد العزیز صاحب سابق ہیڈ ماسٹر اسکول	۲۵ "
سکینہ اہلیہ کریم بخش صاحب	۳۰ "	اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب	۲۰ "
استانی محمودہ بنت غلام حسن صاحب	۵۰ "	محمد رمضان صاحب	۷ "
اہلیہ مرزا گلاب خانصاحب	۱۰ "	بخانہ محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم	۱۵ "
اہلیہ مرزا بدر دین صاحب	۱۰ "	اہلیہ ڈاکٹر محمد دین صاحب	۵ "
مریم اہلیہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب	۵ "	سیّدہ سعیدہ بیگم صاحبہ	۱۰ "
زینب اہلیہ عبد اللہ صاحب	۱۰ "		

میزان کل = ۳۱۷ روپے

(خاکسارہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون نگار بہنوں سے التماس ہے کہ ہر قسم کی مذہبی، تمدنی، معاشرتی اور دستکاری کے مضامین لکھا کریں۔ مضمون (جسمیں کوئی خط وغیرہ نہ ہو) صرف تین پیسے میں آسکتا ہے بیکٹ کرکے جو آسانی سے کھل سکے - (ایڈیٹر)

عورت مرد کے تعلقات پر مباحثہ

لاہور ۳ر جولائی ۔ وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے کے ہال میں ایک نہائیت دلچسپ مباحثہ ہوا ۔ مضمون زیر بحث یہ تھا کہ "کیا مردوں کا عورتوں کی طرف رویہ ہمیشہ غیر منصفانہ رہا ہے"۔ آنریبل مسٹر جسٹس ٹیکمپ جلسہ کے صدر تھے۔ تمام ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ۔ استریاں بھی بھاری تعداد میں موجود تھیں۔

مسز سوری نے مضمون زیر بحث کی حمائیت میں تقریر کی آپ نے کہا کہ قانون وراثت میں ان سے سخت ناانصافی کی گئی ہے۔ ان کی تعلیم کیطرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ مجلس معاملات میں عورتوں کو بہت ادنےٰ درجہ دیا گیا ہے۔ مردوں کو چاہیئے کہ ان باتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور عورتوں سے جو بے انصافی کی جارہی ہے اُسے دور کرنے کی کوشش کریں ؎

پروفیسر دیوان چند شرما نے کہا کہ مردوں پر بے انصافی کا جو الزام لگایا گیا ہے۔ وہ بالکل غلط ہے زندگی کے ہر شعبہ میں انہیں ترقی کے کافی سے زیادہ موقعے دیئے گئے ہیں۔ ہر میدان میں انہیں مناسب سے زیادہ حصہ دیا گیا ہے۔ مسز سوری کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ لڑکیوں کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیجاتی۔ ہندوستانی مرد چاہتے ہیں کہ عورتیں ہر شعبہ میں اُن کے ساتھ تعاون کریں۔ ہندوستان میں عورتوں کو تعلیمی۔ مجلسی۔ دماغی۔ سیاسی۔ اقتصادی غرضیکہ ہر میدان میں ترقی کے موقعے دیئے گئے ہیں ؎

مس بملا چوپڑہ نے ایک زبردست اور برجستہ تقریر کی۔ ہندو عورت کو نہ صرف اپنے باپ کی جائداد پر ہی کوئی حق نہیں۔ بلکہ اپنے خاندان کی جائداد سے بھی ان کا کوئی واسطہ نہیں ؎

آج کل جب لڑکوں کو اپنے باپ کی جائداد کا برابر حصہ ملتا ہے۔ تو لڑکیوں کو کیوں نہ ملے ۔ مردوں اور عورتوں میں کام تقسیم کیا جائے ۔ مگر عورتوں کو ان کے جائز حصہ سے کیوں محروم کیا جائے۔

ڈاکٹر نند لال بیرسٹر نے ایک معرکہ خیز تقریر کی کہ عورتوں کے ساتھ کسی قسم کی ناانصافی نہیں کی جارہی۔ عورتوں کی ناجائز خوشامد نہیں کرنی چاہیئے۔ اور انہیں اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دینی چاہیئے کہ وہ اپنے اصلی کام یعنی گھروں میں کام کاج اور بچوں کی پرورش کو چھوڑ دیں۔ ہندوستان میں عورتوں کو جس عزت و توقیر کی نگاہ سے ہمیشہ دیکھا جاتا رہا ہے۔ شاید ہی کسی اور ملک میں ایسا ہو۔ جائداد کے بارہ میں ہندو فلاسفروں وغیرہ کا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ استریاں دیویاں ہیں۔ وہ جائداد اور دولت جیسی گندی چیز کے جھگڑوں میں پڑکر کیا کرینگی ؎

ڈاکٹر دمینتی بالی نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو آپکو معلوم ہو جائیگا۔ کہ کس طرح عورتوں کو خاوندوں کی چتا پر جل مرنے کے لئے مجبور کیا جاتا تھا۔ لوگ ڈنڈے پکڑ کر پاس کھڑے رہتے تھے کہ کہیں ستی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونیوالی عورت بھاگ نہ جائے۔ یہ رسم مردوں کی چلائی ہوئی ہے۔ کیا آپ نے کسی مرد کو بھی اپنی پتنی کے پریم میں ستی ہوتے سنا ہے۔ آپ ان شبدوں پر بھولے نہیں سماتے کہ جس گھر میں عورت کی عزت ہوتی ہے۔ وہاں دیوتا نواس کرتے ہیں۔ مگر دوسری طرف رامائن میں دیکھئے وہاں تلسی داس جی لکھتے ہیں کہ پشو۔ استری وغیرہ یہ سب مار کھانے کے قابل ہیں۔ میرے دل میں رامچندر جی کی بڑی عزت ہے مگر سیتا کے پتی برت دھرم کے مقابلہ میں اُن کا سلوک دیکھئے۔ کہ سیتا کو راون کی قید سے چھڑا کر انہیں بن باس دیدیا۔ جہانتک جائداد کا تعلق ہے۔ اگر ہم خوشی سے اسکو تیاگیں تو اور بات ہے لیکن ہمیں زبردستی اس حق سے کیوں محروم رکھا جائے۔

مسٹر رستم جی نے کہا۔ آج کل عورتوں کی تعلیم کیمتعلق کافی سہولتیں دیجارہی ہیں۔ پنجاب میں ایم۔ اے (انگریزی) میں ایک لڑکی اوّل رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ عورتوں کو جائداد کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جب کسی عورت کی شادی ہو جاتی ہے۔ خاوند سے بڑھکر اس کے لئے اور کیا جائداد ہو سکتی ہے۔ خود عورتیں بھی ایسا ہی سمجھتی ہیں ؛

ڈاکٹر پرمانند نے اپنی تقریر میں کہا کہ بڑی بڑی سلطنتوں کی تباہی کا عورتیں ہی موجب ثابت ہوئی ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں ہیلن آف ٹرائے کی مثال پیش کی۔ عورتوں اور مردوں کے کام کے میدان بالکل الگ الگ ہیں۔ آپ ہندوستان کو جادیں۔ آج ہٹلر کے ماتحت جرمنی میں اور مسولینی کے ماتحت اٹلی میں یہ لہر چل رہی ہے۔ کہ عورتیں گھروں میں جاکر کام کریں۔ دفتروں وغیرہ کا کام مردوں کے لئے رہنے دیں۔

جس دماغی کام کے مرد قابل ہیں۔ وہ عورتیں سرانجام نہیں دے سکتیں۔ ان کا تو دماغ ہی مردوں سے چھوٹا ہوتا ہے۔

پروفیسر دیوان چند شرما نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ عورتوں کو جائداد کا حق نہیں دیا جاتا۔ جائداد کا معیار صرف زمین اور مکانات نہیں ہوتے بلکہ زیور اور کپڑے بھی ہوتے ہیں۔ تمام عورتوں کے پاس زیور اور قیمتی کپڑے ہوتے ہیں۔ کیا یہ جائداد نہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ لجنہ اماء اللہ یادگیر علاقہ دکن

لجنہ اماء اللہ یادگیر کا

سالانہ جلسہ ۱۱ ربیع الاوّل ۱۳۵۳ھ کو بمکانہ جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے محمودہ بیگم و امۃ الحفیظ و امۃ العزیز بیگم نے اشعار کی صورت میں نہایت خوش الحانی سے نعت سُنائی

اسکے بعد جناب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مولانا مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے اس امر پر تقریر کی کہ اسلام سے پہلے عورت کی کیا حالت تھی اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں پر کیا کیا احسانات کیئے اور اب ایک احمدی عورت کے کیا فرائض ہونے چاہئیں! اسکے بعد مولانا الحاج صاحب نیر نے عورتوں کو اپنی قیمتی نصائح سے مستفیض فرمایا اور اُنہیں اُن کے فرائض سے مطلع کیا۔ جلسہ عافیت ختم ہوا!

(خاکسارہ امۃ الحی بیگم بنت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یادگیر)

شذرات

ایک پرتگالی عورت دوارمنڈاڈی گویلا نے جس کی عمر ۳۷ سال کی ہے۔ اپنی شادی کی بیسویں سالگرہ کے موقعہ پر اپنے خاوند کے سامنے ایک نومولود بچہ پیش کیا ہے۔ جسکو حال ہی میں اس نے جنا ہے۔ اس عورت کے کل بچوں کی تعداد ۲۳ ہے۔ جو چالیس سال کی عمر میں پیدا ہوئے ہیں۔ ۱۷ سال کی عمر میں اس خاتون کی شادی ہوئی تھی۔ جس کے بعد ہر دس مہینہ میں اپنے خاوند کیلئے ایک بچہ دیتی رہی۔ بیس سال تک اس غریب کو بچوں کی پیدائش سے بالکل فرصت نہیں ملی اور اب وہ ۲۳ بچوں کی ماں ہے ؀

لاہور ۴ر جولائی۔ آنریبل چیف جسٹس اور جسٹس دین محمد کے اجلاس میں ضلع لائلپور کی ایک عورت کی سزائے موت بحال رکھی گئی۔ جس نے ایک پڑوسن سے انتقام لینے کیلئے اسکے دو معصوم بچوں کو نہایت سنگدلی سے قتل کیا تھا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ مسماۃ جیواں کے ساتھ مسمات رحمت بی بی کا فروعی معاملات پر تکرار ہوگیا۔ اور نوبت گالی گلوچ سے ہاتھاپائی تک پہنچگئی۔ دونوں نے ایک دوسری کے چونڈے پکڑ لئے۔ اسی اثناء میں رحمت بی بی کا خاوند آگیا۔ اور اس نے اپنی عورت کو علیحدہ کر دیا لیکن اسکے دل میں انتقام کی آگ سلگتی رہی۔ اس کے تھوڑے عرصے بعد جیواں اپنے دونوں بچوں کو اپنے دیور کے ہاں چھوڑ کر کپاس چننے چلی گئی۔ رحمت بی بی کو موقعہ ہاتھ آیا۔ وہ اس کے گھر گئی اور بچوں کو یہ کہکر بلالائی۔ کہ تمہیں تمہاری ماں کھیتوں میں بلارہی ہے۔ جب جیواں واپس آئی تو بچوں کو نہ پاکر بہت گھبرائی۔ اور تلاش شروع کی۔ گاؤں میں شور مچگیا۔ دوسرے روز رحمت بی بی نے اپنے گاؤں کے نمبردار کے سامنے اقبال کیا کہ میں نے بچوں کو قتل کر دیا ہے۔ رحمت بی بی نے اپنے صحن سے بچوں کی لاشیں برآمد کردیں جو وہاں دفنائی ہوئی تھیں۔ پولیس نے رحمت بی بی کا چالان کیا۔ عدالت عالیہ نے آج ملزمہ کے خلاف سزائے موت بحال رکھی ؀

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نئی دہلی۔ ہندوستان کے ماہرین طب اس خبر پر بیحد متعجب ہیں کہ ایک پونے ۹ سال کی لڑکی نے وکٹوریہ زنانہ ہسپتال دہلی میں لڑکی جنی ہے یہ واقعہ ۷ر جون کا ہے یہاں پر لڑکی کی صحیح عمر کیمتعلق شبہ کیا جاتا ہے۔ مس کین کی دعوت پر متعدد ڈاکٹروں کی ایک کانفرنس ہوئی اور لڑکی کے جسم کا ایکس رے کے ذریعہ فوٹو لیا گیا۔ طویل تحقیقات اور طبی امتحانات کے بعد یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ لڑکی مذکورہ ۸ر اکتوبر ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئی تھی۔ (ایک اخبار لکھتا ہے کہ یہ واقعہ ۱۹۳۲ء کا ہے اس حساب سے عمر ۶¾ سال ہوئی ؀

اونٹریو (کناڈا) کے ایک کسان کے یہاں ایک وقت میں پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ کہ یہ کناڈا بلکہ دنیا کا پہلا واقعہ ہے۔ سب بچے خیریت سے ہیں ؀

باپ نے اس واقعہ پر یہ رائے ظاہر کی کہ میں جیل بھیجنے کے قابل ہوں۔ اس سے قبل ۲۴ سنہ ء میں ۴ بچے برسلوک میں پیدا ہوئے تھے ؀

بھاگلپور ۳۰ جون- آج مسٹر آر. بی بیو سشن جج بھاگلپور نے ایک مسلمان کو جس نے اپنا چہار سالہ بچہ قربان کر دیا تھا حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا کا حکم سنایا- قاتل کا نام شیخ حنیف ہے جو کرہارہ کا رہنے والا ہے- بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم ۲۳ فروری کو اپنے بچے کو ساتھ لیکر مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے گیا- اور لڑکے کو بھی نماز پڑھنے کیواسطے کہا- اسکے بعد وہ اسے مسجد کے ایک حجرہ میں لے گیا- اور اسے یوں لٹا دیا جس طرح جانوروں کو ذبح کرتے وقت لٹایا جاتا ہے اور ایک تیز چاقو سے اسکا گلا کاٹ ڈالا- اسکے بعد وہ گاؤں میں آیا- اور زور زور سے اعلان کرنے لگا- کہ میں نے اپنا بچہ خدا اور نبی کے نام پر قربان کر دیا ہے اور چونکہ میں فقیر ہو گیا ہوں اسلئے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ میرے بچے کی تجہیز و تکفین کریں- لوگوں نے یہ سنکر پولیس کو بلا بھیجا- ملزم بار بار اعلان کرتا تھا کہ اس نے اپنے بچے کو قتل نہیں کیا ہے بلکہ قربان کیا ہے- اس نے کہا کہ جب سے یہاں زلزلہ آیا میں خدا کی قوتوں کو محسوس کرنے لگا ہوں- اور فقیر بن جانا چاہتا ہوں- مجھ سے میرے ضمیر نے کہا- کہ اگر تم فقیر بننا چاہتے ہو تو اپنے بچے کو قربان کر دو*

(ا- پ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ منٹگمری

مورخہ ۶ جولائی- ماہواری اجلاس ہوا

محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق- محترمہ اہلیہ چوہدری محمد لطیف صاحب نے پھر صفیہ بیگم صاحبہ نے نماز کے متعلق مضمون سنایا- اور ماہواری چندہ لیا گیا- جو چار روپے چار آنے ہوا- اور چندہ کشمیر دو روپے دو آنے ہوا جو قادیان بھیجا گیا*

۲- صاحبزادگان کی شادیوں پر مبارکباد کا ریزولیوشن پاس ہوا- اپشن سکریٹری [illegible]

مختلف خبریں

سیکرٹری تعلیم و تربیت بہار پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن کی تحریک سے لجنہ اماء اللہ بھاگلپور باقاعدہ اجلاس ۲۹ اپریل سے شروع ہیں- صدر محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری محترمہ مریم خاتون اہلیہ داروغہ مظہر حسین صاحب مرحوم*

۲- لجنہ اماء اللہ چہور (سانگلہ) کے اجلاس بھی باقاعدہ ہوتے ہیں- سیکرٹری مسعودہ بیگم صاحبہ سرگرم حصہ لے رہی ہیں- رفیقہ بیگم صاحبہ نے مضامین سنائے*

۳- یہ خبر تمام جماعت احمدیہ میں خوشی سے سنی گئی ہے کہ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت جناب شیخ عبدالرحمن صاحب فاضل جامعہ ازہر ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بی- اے کا امتحان امسال پاس کر لیا ہے- محترمہ موصوفہ نے گھر ہی میں تعلیم پاکر یہ ڈگری حاصل کی ہے- جو از بس مسرت کا موجب ہے- توقع کی جاتی ہے کہ محترمہ بی ٹی ہو کر مرکز میں احمدی بچیوں کی تعلیم و تربیت فرمائیں گی*

۴- نصرت گرلز ہائی سکول کا رستہ موسم برسات میں پانی سے بھر جاتا تھا اب بھرتی ڈالکر اونچا کر دیا گیا ہے*

۵- حضرت ام المومنین کی طبیعت چند روز ناساز رہی اور صاحبزادہ ناصر احمد صاحب بھی سخت بیمار ہو گئے تھے اب اللہ کا فضل ہے فالحمد للہ علی ذالک-

۶- مولوی فاضل کے امتحان کا نتیجہ نکل آیا ہے- جامعہ کے ۱۶ میں سے ۹ پاس ہوئے ہیں- ایک پرائیویٹ طالبعلم پاس ہوا*

۷- حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے مکان واقعہ دارالفضل میں ضروری کچھ اضافہ و صفائی وغیرہ ہوئی ہے*

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صغریٰ بیگم از نئی دھلی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔